كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

للہ الحمد این رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ موسوم بہ

ارشادُ الصّائمین الی احکامِ الدّین

کہ حاوی بر رؤس مسائل ضروریہ صوم است از مصنفات جناب اجتہاد مآب عمدۃ العلماء الاعلام زبدۃ الفقہاء العظام صفوۃ المجتہدین الفخام نخبۃ المتکلمین الکرام بحر ذخار علوم شرعیہ غیث مدرار فنون اصلیہ وفرعیہ مؤسس اساس شریعت خیر المرسلین مروج ائمہ طاہرین الوحید الاوحد مولانا السید محمد علی دام ظلہ العالی علی رؤس الانام والایام

بمقابلہ وتصحیح فضیلت پناہ کمالات دستگاہ جناب مولوی مرزا محمد علی صاحب ادیب اودہ در سنہ ۱۲۸۵ھ

در مطبع حسینی اثنا عشری بسعی محسن سید عابد علی کاندار وزیر گنج لکھنؤ بزیور طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ علی محمد و عترتہ الطیبین الطاہرین ٥

اما بعد یہ ر[illegible]ہی مسائل صوم پر کہ بالتماس اکثر برادران ایمانی و اخلاصی روحانی بعجلت تمام لکھا اور ارشاد الصائمین الی احکام الدین نام رکھا اور یہ مشتمل ہی ایک مقدمہ اور کئی باب پر واللہ ولی التوفیق مقدمہ پوشیدہ نرہی کہ علمانی تعریف صوم مین مختلف عبارتیں ذکر فرمائی ہین اور مختصر یہ ہے کہ روزہ عبارت امساک مخصوص سے ہے کہ عنقریب تفصیل اوسکی آئیگی اور فضیلت صوم مین بہت روایتین وارد ہین از انجملہ جناب رسالتمآب صلعم سی منقول ہے کہ روزہ دار عبادت پروردگار مین ہی اگرچہ بستر خواب پر ہو جب تک کہ غیبت اہل اسلام نکری اور ایک روایت مین ہے کہ کچھ یہود خدمت بابرکت جناب رسالتمآب صلعم مین حاضر ہوئی اور اونہین سے جو اعلم و اکمل تہا اوس نے جناب رسالتمآب صلعم سے استفسار کیا کہ کس سبب سی حقتعالی نے آپکی امت پر تیس روزے فرض کئے اور امتون پر زیادہ آپس

حضرت نے جواب مین فرمایا کہ جب حضرت آدم صفی اللہ نے گندم تناول کیا تو دانہ گندم شکم شریف مین تیس شبانہ روز رہا پس جناب اقدس الٰہی نے اونکی امت پر تیس دن تک تشنگی اور گرسنگی واجب کی اور بسبب اپنے فضل و کرم کے شب کو اجازت کھانے کی دی ورنہ مقتضاے عدل الٰہی یہ تھا کہ تیس دن تک شبانہ روز الم تشنگی و گرسنگی سے متالم و متاثر ہون اوسی سبب سے خدا نے میری امت پر تیس روزے واجب کیے بعد ازان یہ آیہ وافی ہدایہ تلاوت فرمایا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ یعنی واجب کیے گئے تم پر روزے جیسا کہ واجب کیے گئے اگلے لوگون پر چند روز تک یہودے نے عرض کیا کہ درست و راست ارشاد کیا آپنے اب بیان فرمائی کہ کیا اجر و ثواب ہے اوس شخص کے لئے کہ جو روزہ رکھے حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ مومن ایسا نہین کہ روزہ رکھے مگر یہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ واجب کرے اوسکی لیے سات خصلتین اول یہ کہ گھلائی حرام اوسکی بدنسے دوسری یہ کہ روزہ دار قریب ہووے رحمت الٰہی سے تیسری یہ کہ روزہ کفارہ اوسکی آبا و اجداد کی گناہون کا ہو حضرت آدم صفی اللہ تک چوتھی یہ کہ حق تعالیٰ سہل کرے اوسپر سکرات موت پانچوین یہ کہ روزہ امان ہو تشنگی اور گرسنگی روز قیامت سے چھٹے یہ کہ بسبب روزہ کی خدا اوسے نجات دے آتش دوزخ و عذاب جہنم سے ساتوین یہ کہ خدا اوسے سیر کرے طیبات بہشت سے یہودی نے عرض کی یہ جو کچہ کہ آپنے ارشاد فرمایا سب حق ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر شے کی زکوۃ ہے اور زکوۃ بدن روزہ ہے اور جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ سونا روزہ دار کا بستر خواب پر بمنزلہ عبادت ہے اور سانس لینا اوسکا بمنزلہ تسبیح ہے

باب اول بیان اقسام روزہ مین

ہے پوشیدہ نرہے کہ روزہ کی چار قسمین ہین **قسم اول** روزہ واجب ہے اور وہ کئی ہین یہ **پہلے**

روزہ ماہ مبارک رمضان دوسری وہ روزہ کہ جو نذر سے واجب ہو تیسری وہ کہ جو عہد سے
واجب ہو چوتھی وہ کہ بسبب یمین کی واجب ہو پانچوین وہ روزہ ہی کہ بسبب تمتع کی واجب ہو
چھٹی روزہ بدل ہدی ساتوین روزہ اعتکاف آٹھوین قضاے واجب نوین وہ روزہ
کہ جسکا متحمل غیر سے ہوا ہو قسم دوم روزہ سنتی ہے پوشیدہ نرہے کہ تمام ایام سال مین
روزہ رکھنا سنت ہی سوای اون روزونکے جو مستثنی ہین اور عنقریب ذکر اونکا ہوگا لیکن وہ
روزے کہ جنکا رکھنا سنت موکدہ ہی پس وہ چند ہین اول ہر مہینی مین سے پنجشنبہ اول وہ
اول اور چہارشنبہ اول دہ دوم اور پنجشنبہ اول دہ آخر دوسرے صوم ایام
بیض اور ایام بیض عبارت ہین تیرہوین چودہوین پندرہوین سی علی الاظہر اور بعض علمائے
گمان کیا ہے کہ پہلی دوسرے تیسری تاریخ ایام بیض ہین اور یہ قول ضعیف ہے تیسرے
روزہ خم غدیر چوتھے روزہ روز ولادت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ستر ہوین
ربیع الاول کی پانچوین روزہ روز مبعث یعنی تاریخ بست وہفتم رجب چھٹی روزہ روز
دحو الارض یعنی تاریخ بست وپنجم ماہ ذیقعدہ ساتوین روزہ روز مباہلہ اور تعیین روز مباہلہ
مین اختلاف ہے بعضون نے لکھا ہے کہ وہ پچیسوین ذوالحجہ کی ہے اور عبارت ریاض سے
ثابت ہوتا ہی کہ یہ قول مجہول القائل ہے اور بعضون نے فرمایا ہے کہ چوبیسوین ماہ مزبور کے
روز مباہلہ ہے اور مدلول روایت معتبر یہی قول ہے واللہ اعلم آٹھوین روزہ روز
عرفہ اوس شخص کے لئی کہ جسے روزہ سی زیادہ ضعف نہوتا کہ وہ ضعف باعث سستی اور ترک
دعای ماثور کا ہو نوین روزہ روز اول ذی الحجہ ہے اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے

کہ وہ روز ولادت باسعادت حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہے دسوین روزہ تمام وہ اول
ذی الحجہ سوای روز عید گیارہوین روزہ تمام ماہ رجب بارہوین روزہ تمام ماہ شعبان
تیرہوین روزہ ہر پنجشنبہ اور ہر جمعہ کا اور ہر چند کہ کوئی نص خاص بخیف کی نظر سی اس باب مین
نھین گذری لیکن عمومات سی اثبات استحباب صوم جمعہ و پنجشنبہ ممکن ہے چودہوین روزہ روز
اول ماہ محرم پندرہوین روزہ روز سیوم ماہ مذکور سولہوین روزہ روز عاشورہ
پوشیدہ نرہی کہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین منع پر صوم عاشور اسی اور بعض روایتو نسے
استحباب مفھوم ہوتا ہی اور سند مین اونکی بحث و کلام ہے علاوہ یہ کہ موافق مخالفین ہے
لیکن بعض وجوہ موید اون حدیثونکی بہی ہین چنانچہ کلام صاحب جواہر الکلام سی میلان اونکا
استحباب صوم روز عاشورہ کی جانب پایا جاتا ہے لیکن چونکہ امر دائر ہے درمیان تحریم
و استحباب کے لہذا ترک صوم اولی اور احوط ہے مگر چونکہ قول باستحباب مشہور درمیان علما کی ہے
اور دو روایتین کہ استحباب پر دلالت کرتی ہین وہ موید بقرائن عدیدہ ہین جیسا کہ
تفصیل اوسکی جناب شیخ علیہ الرحمہ نی جواہر الکلام مین تحریر فرمایا ہے پس طرح اون حدیثونکا
اور جرم تحریم بہی خلاف احتیاط و حزم ہے اور بہتر جمع بین الاخبار ہے اور شیخ الطایفہ
علیہ الرحمہ نی جمع اون احادیث مختلفہ مین اسطور پر کی ہے کہ جنمین منع صوم عاشور اوارد ہے
اون حدیثونمین مراد صوم سی صوم بوجہ فرح و شماتت ہے اور جن حدیثونمین استحباب مذکور ہے
اون حدیثونمین صوم سی وہ صوم مراد ہے کہ جو بہ نیت حزن و ملال ہو اور ہر چند کہ اسمین شک و
شبہ نھین کہ روزہ روز عاشور کو بہ نیت فرح و شماتت حرام ہے اور صوم بہ نیت حزن و ملال

دور نہین کہ مستحب ہو لیکن چونکہ یہ طریق جمع بالخصوص منصوص علیہ اہل خصوص علیہم السلام سے
نہین تو اس وجہ سے جزم اوس پر نہین ہو سکتا اور حصر صوم عاشورا بھی انہین دو صورتون مین کہ یا بہ نیت
شماتت ہو یا بقصد حزن محل اشکال ہے بلکہ ممکن ہے کہ روزہ روز عاشورا اون دونون نیتون
مین سے کسی نیت کے مقارن نہو بلکہ محض بقصد عبرت یا اور اغراض صحیحہ سے مقارن ہو پس اولی یہ ہے
کہ ان حدیثون مین اسطرح سے جمع کیے جاوین کہ مراد صوم سے احادیث منع مین صوم کامل مع النیۃ ہو
اور احادیث استحباب مین صوم ناقص بدون نیت جیسا کہ مفاد روایت عبداللہ بن سنان
کا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے اگرچہ اطلاق صوم اس صوم ناقص پر حقیقی نہوگا
بلکہ مجازی ہوگا بوجہ مشابہت کے صوم حقیقی سے فی الجملہ کف مین اور ہر چند کہ یہ حدیث بھی از راہ
سند درجہ صحت کو نہین پہونچی لیکن معمول علما یہ ہے کہ مستحبات و مکروہات مین زیادہ کاوش و
دقت نہین ہوتی اور مسامحہ فرماتے ہین کیف ما کان اولی اور احوط ترک صوم کامل ہے روز
عاشورا اور مزید تفصیل سے شرح زبدہ وغیرہ مین ذکر کیے ہے واللہ اعلم بحقائق الاحکام

قسم سوم روزہ مکروہ اور وہ بھی کئی ہین اول روزہ روز عرفہ اوس شخص کے لئی کہ جو
روزہ سے ضعیف ہو جاوے اور بسبب ضعف کے دعاؤن مین خلل ہو یا یہ کہ شک رویت مین
ہو اور یہ بخوبی نہ معلوم ہو کہ یہ روز عرفہ ہے یا روز عید بلکہ دور نہین کہ شق اخیر مین دغدغہ تحریم ہو
واللہ اعلم **ب** روزہ سنتی سفر مین سوائے تین روزون کی طلب حاجت کے لئے مدینہ منورہ مین بلکہ
کلام بعض علما سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مطلق صوم خواہ سنتی ہو خواہ واجبی سفر مین حرام ہے
پس اجتناب مطلق صوم سے اولے بلکہ احوط ہوگا **ج** روزہ سنتی مہمان بدون اجازت صاحب خانہ

اور بالعکس ۴ روزہ رکہنا اوس شخص کا کہ جسکی کوئی برادر مومن دعوت کرے ۵ روزہ سنتے پسر بدون اذن پدر بلکہ بوجہ عقوق چونکہ اسمین دغدغہ تحریم ہے پس مہما امکن ترک صوم چاہئے ۶ روزہ سنتے زن بدون اذن شوہر اور غنیہ مین دعوی اجماع کا اوسکے کراہت پر کیا ہے لیکن چونکہ منتہی المطلب وغیرہ مین دعوی اجماع تحریم کیا ہے پس احوط اجتناب ہو ۷ روزہ سنتے کنیز و غلام بدون اذن مالک اور احوط بلکہ اظہر تحریم ہے قسم چہارم روزہ حرام وہ گئی ہین پہلی روزہ عید ماہ رمضان دوسری روزہ عید الضحی اور شیخ علیہ الرحمہ نے استثنا کیا ہے روزہ حرام سے روزہ عید کا کفارہ قتل مین جب کہ شہر حرام مین مرتکب اوسکا ہو اور اکثر علما نے استثنا نہین فرمایا بلکہ مطلق صوم عید کو حرام لکہا ہے اور یہ مسئلہ محل اشکال ہے ہر چند دور نہین کہ قول مشہور قوی ہو اور تفصیل شرح زبدہ مین مذکور ہے تیسری روزہ ایام تشریق یعنی یازدہم و دوازدہم و سیزدہم ذیحجہ اور حرمت صوم ایام تشریق مین اختلاف نہین البتہ اسمین اختلاف ہے کہ روزہ ایام تشریق خاص اوس شخص کے لئے حرام ہے کہ جو منی مین ہو یا عام ہے نسبت تمام بلاد کی ظاہر قول اول ہے اور ثانی کا رجحان نہین ہے چوتھی روزہ یوم الشک بہ نیت روزہ ماہ مبارک رمضان البتہ روزہ سنت یا نذر یا قضا یوم الشک کو جائز ہے بلکہ بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ صوم مندوب مجزی صوم ماہ مبارک رمضان سے بہی ہو جائیگا اگر ہلال ثابت ہو اور بعض علما نے اجماع بہی اسپر نقل کیا ہے اور خلاف شیخ مفید علیہ الرحمہ چونکہ معلوم النسب ہے قادح اجماع مین نہین ہو سکتا بلکہ کلام صاحب مدارک سے ثابت ہوتا ہے کہ صوم قضا وغیرہ بہی مجزی روزہ ماہ مبارک سے ہوگا واللہ اعلم پانچوین روزہ صمت

باین طور کہ صایم صبح سے شام تک ترک کلام کری اور حرمت اس قسم کی اجماعی ہے اور روایت
زہری وغیرہ مین وارد ہے صَوْمُ الصَّمْتِ حَرَامٌ یعنی روزہ صمت حرام ہے چھٹی روزہ وصال
اور تفسیر صوم وصال مین اکثر علمانے یہ لکھاہے کہ اکل وشرب شام مین تاخیر کرے سحری تک اور بعض نے یہ تفسیر
کی ہے کہ دو روز تک روزہ رکھے اور قدری شب اوسمین داخل کرے اور بعض روایات طویلۃ
الاذیال مین جناب سالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالمین وارد ہے وَكَانَ
يُوَاصِلُ صَوْمَ الأُسْبُوعِ ہے یعنے وہ حضرت وصل کرتی تھے صوم ہفتہ مین اور بنابرین یہ ایک
اور فرد صوم وصال کی ہوگی ہرچند اسے کسی علمانے بہی ذکر نہین کیا اور تفسیر اول اشہر ہے
اور اجتناب کل افراد مذکورہ سے احوط بلکہ اظہر ہے ہرچند کہ شق اخیر متعسر الوقوع بلکہ متعذر ہے
ساتوین روزہ سنت زن بی اذن شوہر علی الاحوط بلکہ علی الاظہر آٹھوین روزہ سنت غلام
بدون اذن مالک نوین روزہ فرزند بدون اذن پدر خصوصا باوجود منع کے گیارہوین
صوم مہمان باوجود منع میزبان بنابر قول بعض علما اور دور نہین کہ یہ قسم مکروہ ہو بارہوین
روزہ واجب جب کہ موجب ضرر ہو بلکہ ہرچند مرض بالفعل موجود نہو لیکن اوسکا خوف ہو تو بہی
ترک صوم واجب ہے پس جب یقینا یا ظن غالب ضرر حاصل ہو تو البتہ ترک صوم کری اور آیا
شک متساوی الطرفین بہی موجب ترک صوم ہی یا نہین تحفۃ الصائم مین اعتبار شک نہین کیا
اور کلام صاحب جواہر الکلام سے ثابت ہوتا ہے کہ شک بہی موجب ترک صوم ہوگا اور یہ قول
خالی رجحان سے نہین لیکن احوط یہ ہے کہ صورت شک مین روزہ رکہی یہانتک کہ حال ضرر
اور عدم ضرر ظاہر ومنکشف ہو بعد ازان اوس روزہ کی کہ جو حالت شک مین رکہاہے قضا بہی کری

اور وہم پر قطعاً اعتماد نہین ہو سکتا اور مقدار ضرر شرع مین متعین نہین البتہ ضرر غیر معتمد پر اعتنا
نکرنا چاہتے اور مدار تضرر نفس صایم پر ہے فَاِنَّ الْاِنْسَانَ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ وَّلَوْ اَلْقٰی
مَعَاذِیْرَہٗ تیرہوین روزہ واجبی سفر مین لیکن صوم ماہ مبارک رمضان پس حرام ہونا اوسکا
سفر مین اجماعی ہے اور ثابت نص قرآن مجید سے ہے اور حرمت صوم نذر وغیرہ پس مشہور ہین
العلما ہے اور دور نہین کہ تحریم مطلق صوم واجب راجح ہو مگر چند مقام ہین کہ جو اس حکم سے
مستثنے ہین ا روزہ بدل ہدی وبدنہ اوس شخص کے لئے کہ روز عرفہ عرفات سے قبل غروب آفتاب
باہر جائے ۲ روزہ نذر مقید بسفر بنا بر روایت علی بن مہزیار اور ہر چند کہ سند مین اس روایت کے
اضمار ہے اور منجملہ رواۃ بندار ہے لیکن عمل اصحاب موید اوس حدیث کے ہے ۳ ج
روزہ اوس شخص کا کہ سفر اوسکا حکم حضر مین ہو مثل ملاح ومکاری وغیرہ کے جو لوگ کہ کثیر السفر او رخانہ
بدوش ہون ۴ د روزہ اوس شخص کا کہ جو سفر حرام مین ہو پس بدرستیکہ باجماع ثابت ہے کہ وہ بھی ترک
صوم نکری اور نہ نماز مین قصر کری بلکہ تمام نماز پڑہے اور روزہ بہی رکہے اور بعض روایات سے
ثابت ہوتا ہے کہ یہی حکم ہی اوس شخص کا کہ لہو ولعب مثل شکار وغیرہ کے سفر کرے ہ روزہ اوس شخص کا ہے
کہ سفر مسافت شرعی تک نکرے باب دوسرا شروط وجوب صوم و وجوب قضا صوم مین ہے
شرط پہلی بلوغ ہے پس صوم وقضا صوم طفل نابالغ پر واجب نہوگے اگرچہ وہ طاقت صوم رکہتا ہو
لیکن مستحب ہے کہ سن نہ سالگی سے بلکہ ہفت سالگی سے ولی حکم کری اطفال کو روزہ رکہنی کا جس قدر کہ
اون سے ممکن ہو سکے مثلاً نصف روز تک یا زیادہ یا کم ترک اکل وشرب کرین بعد ازان جب غلبہ
تشنگی وگرسنگی ہو تو افطار کرین او بعض علما کی کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ سن ہفت سالگی مین روزہ کا حکم

کری اوس سن نہ سالگی مین اطفال پر سخت گری گری اور یہ مضمون بعینہ کسی حدیث مین مذکور نہین
اور اگر مدار طاقت پر رکھا جاوے تو اور یہ کہین کہ جس سن مین متحمل صوم ہوان خواہ سات برس مین یا
نو برس مین تو اوس سن مین اونہین حکم روزہ کا کیا جاے گا تو بعید نہین چنانچہ بعض علما نے اسی طرح سے
جمع کیا ہے اخبار مختلفہ مین بہر کیف لڑکونکو روزہ مین نیت استحباب چاہیے اور اگر کسی لڑکیکو شک ہو
اپنی بلوغ و عدم بلوغ مین تو ظاہرا روزہ رکھنا اوس پر واجب نہین جب تک کہ بلوغ ثابت نہو اور اگر
بالغ اثنای روز مین بالغ ہو تو اوسدن کا روزہ رکھنا اوسکے ذمہ پر واجب نہوگا البتہ مستحب ہے
کہ جس وقت سے بالغ ہوا آخر روز تک ترک اکل و شرب وغیرہ کرے ہر چند کہ قبل بلوغ کچھ تناول بہی
کر چکا ہو اور بعض علما کی کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قبل سے منافی کا استعمال نہوا ہو تو تجدید نیت
کرے اور بقیہ روز مین وجوبا مفطرات سے اجتناب کرے اور یہ قول ہر چند ثابت نہین مگر اچھا ہے
شرط دوسری عقل ہے اور یہ شرط وجوب و صحت صوم دونون مین معتبر ہے پس صوم مجنون کا کچھ اعتبار
نہین اور نہ اوسے حکم کرنا چاہیے روزہ رکہنے کا جیسا کہ طفل کو چاہیے تہا اور اسیطرح بیہوش و مغمی علیہ کا روزہ
صحیح نہین اور نہ اوس پر قضا اوس روزہ کی کہ جو حالت جنون یا اغما مین ترک ہوا ہو لازم ہے اور بعض
روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ قضا اوس روزہ کی چاہیے لیکن وہ سندا و دلالۃ محل بحث و کلام ہے
بہ خلاف اون حدیثونکی کہ جو دلالت عدم قضا پر کرتے ہین اس لیے کہ وہ اکثر و اشہر و معاضد باجماع ہین
پس لابد کہ وہ روایتین کہ جو دلالت قضا پر کرتے ہین ماول ہون اور اسی وجہ سے بعض علما نے
اونہین استحباب پر محمول کیا ہے البتہ قضا اون روزونکی کہ حالت جنون یا اغما مین فوت ہوئی ہون
خالی احتیاط سے نہین اور پوشیدہ نرہے کہ مبتلا جنون یا اغما ہونا عام ہے اس سے کہ قبل اوسکے نیت صوم کے ہو

یا نگی ہو لیکن کلام بعض قدما علماے مثل سید و شیخین و سلار کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر پہلے نیت صوم کی ہو اور بعد اوسکی عروض جنون یا اغما ہو تو روزہ اوسکا صحیح ہوگا اور جیسا کہ سونا اثناے روزہ مین مفطر نہین اوسیطرح عروض اغما و جنون بہی مفطر و مضر نہوگا اور دور نہین کہ قول اول اظہر ہو اور قیاس جنون و اغما کا نوم پر از قبیل قیاس مع الفارق ہے اور منہدم الاساس ہے پس اگر آخر روز بہی جنون یا بیہوشی طاری ہو تو روزہ اوس روز کا علی الاحوط بلکہ علی الاظہر باطل ہوگا اور اگر کوئی مجنون یا بیہوش اثناے روز مین افاقہ پائے تو اوسپر روزہ اوسدنکا واجب نہوگا البتہ مستحب ہے کہ بقیہ روز مین مفطرات سے استحبابا اجتناب و احتراز کرے اور اگر مکلف خود باعث اپنی بیہوشی کا ہو مثل اسکی کہ استعمال مسکر کری اور بسبب اوسکے بیہوش ہو جائے تو البتہ قضا اوس روز کے بلکہ کفارہ علی الاحوط بلکہ علی الاظہر واجب و لازم ہے اور نوم مفطر صوم اجماعا نہین بلکہ احادیث معتبرہ دلالت کرتے ہین استحباب نوم پر صوم مین چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ماثور ہے کہ سونا روزہ دار کا بمنزلہ عبادت ہے اور سانس لینا اوسکا بجاے تسبیح ہے البتہ چاہیے کہ یا اوسکو قبل خواب نیت کی ہو یا قبل از زوال بیدار ہو کے نیت کر لے اور اگر قبل زوال بیدار ہوا اور تب بھی نیت نکی ہو تو قضا اوس روزہ کی اوسکی ذمہ پر لازم ہوگی بلکہ اگر عمدا نیت مین تفریط کی ہو تو بعید نہین کہ کفارہ بھی ذمہ پر اوسکی عاید ہو شرط تیسری اسلام ہے اور وہ شرط صحت صوم ہے نہ شرط وجوب اسلئے کہ روزہ و نماز وغیرہ بہی کافر پر مثل اعتراف اصول دین کی واجب ہین گو حال کفر مین اوس سے صحیح نہون اور جسطرح کہ وہ شرک وغیرہ پر معاقب و معذب ہوتا ہے اوسیطرح ترک صوم و صلوۃ پر بہی معذب ہوگا البتہ برکت اسلام سے وجوب اوسکا اور جو عذاب و عقاب کہ ترک پر اوسکی مترتب ہوا تہا تو مسلم ہی ساقط ہو جاتا ہے اور اگر کافر اثناے روز مین مسلمان ہو تو روزہ اوسدنکا

اوسکی ذمہ پر واجب نہین اور نہ قضا اوسکی لازم ہے البتہ بقیہ روز مین استحبابا ترک مفطرات کرے
خواہ قبل زوال مسلمان ہوا ہو یا بعد زوال مگر کلام شیخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر قبل زوال مسلمان ہوا ہو
تو تجدید نیت کرے اور بقیہ روز مین وجوبا روزہ رکھے اور یہ قول ثابت نہین اور اسیطرح جو روزے
کہ زمانہ کفر مین فوت ہوئی ہین ظاہرا اونکی بھی قضا ذمہ پر اوسکے واجب نہین البتہ جو روزی زمان
ارتداد مین فوت ہوئی ہون اونکی قضا علی الاحوط بلکہ علی الاظہر لازم ہوگی اور اگر اثنای روز مین
مرتد ہو جاے تو روزہ اوسکا باطل ہے گو کہ پھر قبل افطار قبول اسلام کرے شرط چوتھی عدم سفر ہے
اور وہ شرط صحت روزہ واجب ہے نہ مطلق صوم لیکن چاہئے کہ وہ سفر موجب افطار شرعا ہو ورنہ بحسب
حکم حضر مین ہوگا اور ظاہرا تخصیص صوم ماہ مبارک رمضان نہین ہے بلکہ مطلق صوم واجب سفر مین
صحیح نہین ہوتا مگر نذر مشروط بسفر جیسا کہ سابق مین مذکور ہے اور اگر اتفاقا سفر مین روزہ رکھے
تو وہ کافی نہوگا بلکہ پھر اوس روزہ کی قضا اوسکے ذمہ پر عاید ہوگی البتہ تین روزہ بدل ہدی تمتع
اوس شخص کے لئے کہ جو عاجز ہدی ہو اور اٹھارہ روزہ عوض مین بدنہ کی اور بدنہ اوس شتر کو کہتی ہین
کہ جو کفارہ مین واجب ہو اوس امر کی کہ کوئی شخص قبل غروب آفتاب روز عرفہ عرفات سے چلا جاے
اور یہ روزے واجب ہوتے ہین کہ عاجز بدنہ پر ہو پس یہ اقسام صوم واجب سفر مین صحیح ہین لیکن روزہ
مستحب پس اوسمین اختلاف ہے بعض علما اوسے سفر مین مکروہ جانتے ہین اور بعض کے نزدیک
حرام ہے اور احتیاط اجوط ہے مگر وہ تین روزے کہ جو واسطے بر آنے کسی حاجت کے مدینہ منورہ مین رکھے
جائین جیسا کہ سابق مین مذکور ہوا پس اگر کوئی شخص سفر مین روزہ رکھے تو روزہ اوسکا باطل ہے اور قضا
ذمہ پر اوسکی عائد ہوتی ہے مگر یہ کہ جاہل مسئلہ ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ سفر مین قصر واجب ہے پس ادا البتہ صحیح ہے

اور روزہ اوسکا صحیح ہے اور اگر مسافر قبل زوال اپنے وطن مین پہونچے اور افطار نکیا ہو تو تجدید نیت
کرے اور روزہ رکہے البتہ اگر تناول کر چکا ہے تو روزہ بہ نیت وجوب نرکہے گا لیکن بقیہ روز مین
بہ نیت استحباب اجتناب مفطرات سے کریگا اور اسیطرح اگر بعد زوال پہونچے اور ان دونون اخیر کے
صورتون مین قضا اوس روزہ کی بہی ذمہ پر اوسکے واجب ہوگی اور پوشیدہ نرہے کہ مطلق سفر موجب افطار
صوم و قصر نماز نہین ہوتا بلکہ اوسمین مراعات چند امور کی ضرور ہے اول یہ کہ مقصود مسافت
شرعی یعنی آٹھ فرسخ کا یا اوس سے زیادہ طے کرنا ہو اور اگر مقصود یہ ہو کہ فقط
چار فرسخ تک جاے لیکن پہر وہان سے اوسیدن عود کرنا بہی ملحوظ ہو تو بہی قصر کرنا اوسپر واجب ہوگا اور
قصر مین فقط یہی شرط نہین کہ آٹہ فرسخ طی کرے بلکہ یہ بہی لازم ہے کہ پہلے سے آٹہ فرسخ طی کرنیکا
عزم رکہتا ہو پس اگر مثلا پہلی چار فرسخ جانیکا قصد ہو اور وہان پہونچکر دو فرسخ یا چار فرسخ اور آگے
تو قصر لازم نہوگا اور اسیطرح اگرچہ قصد نہوا اور بیقصد راہ طی کر جاے تا اینکہ مسافت شرعی
تمام ہو تو بہی قصر اوسکی ذمہ پر عاید نہوگا دوسری یہ کہ وہ سفر مباح ہو اور مقصود اوس سے لہو و لعب نہو
مثل سیر و شکار کے اور اگر صید و شکار سے مقصود تجارت یا کوئی ضرورت شرعی اوسکی جانب داعی ہو
تو البتہ افطار صوم کرے تیسری مراعات حد ترخص شرط قصر صلوٰۃ و صوم ہے جس وقت سے کہ اذان شہر
یا شہر پناہ اور عمارت شہر محسوس نہو جب سے قصر روزہ کرے اور جس شہر مین کہ شہر پناہ بہی ہو اور اذان بہی
کہی جاتی ہو تو اوسمین احوط یہ ہے کہ اکتفا احد الامرین پر نکرے بلکہ جس مقام پر سے شہر پناہ بہی نہ محسوس ہو
اور آواز اذان کا بہی گوش زد ہونا موقوف ہو جاے جب سے قصر و افطار کرے اور قبل اوسکے نکرے اور اسیطرح
جب سفر سے معاودت کرے تو بعد مشاہدہ شہر پناہ یا سننے آواز اذان کے اتمام کرنا چاہیے

maablib.org

یہ کہ مسافر کثیر السفر نہو مثل صحرا نشینون کی اور ملاحون کے اور اون تاجرون کے کہ تجارت کی لیے ہمیشہ شہر و دیار
بہ دیار پہرا کرتی ہین اور ایسیطرح جو لوگ خانہ بدوش ہون اور اپنی شہر مین دس روز تک مقام نکرتی
ہون اونپر روزہ رکہنا واجب ہوگا گو سفر مین ہون۔ تنبیہ اگر کوئی کثیر السفر کسی شہر مین خصوصا اپنی شہر
مین دس روز تک مقیم رہے اور پہر سفر کرے تو اوس سفر مین قصر و افطار اوسپر بہی لازم ہوگا پانچوین
یہ کہ اثنای مسافت شرعی مین اگر کوئی اوسکا مکان ہو کہ اوس مکانمین اونی چہہ مہینی تک بود و
باش کیے ہو تو بہی قصر نکریگا اور ایسیطرح اگر اثنای راہ مین نیت اقامت عشرہ کی کرلی اور اگر راہ مین
نکوئی منزل مملوک ہو کہ اوسمین چہہ مہینی تک سکونت کر چکا ہو اور نہ نیت دس دن مقام کرنیکی ہو
تو البتہ قصر کری اور اگر مسافت شرعی کی بعد نیت اقامت عشرہ کی کری یا وہان پر کوئی مکان
اوسکا مملوک ہو کہ اوسمین سکونت مقدار مذکور تک کر چکا ہو تو اثنای راہ مین البتہ افطار کری لیکن
جب اوس مقام پر پہونچی تو اتمام کری اور اگر اقامت سفر مین متردد ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ دس روز تک
رہنا ہوگا یا نہین تو اوسے چاہیے قصر و افطار کرنا تاآنکہ تیس روز تمام ہون اور وہ اگر بعد تیس
روز گذرنی کے بہی تردد دفع نہو تو پہر البتہ اتمام لازم ہوگا اور پوشیدہ نرہے کہ جسطرح مسافر کو چار
مقامون مین یعنے مکہ اور مدینہ اور جامع کوفہ اور حایر مین قصر و اتمام نماز مین اختیار ہے اسیطرح افطار
و عدم افطار مین تخییر ثابت نہین واللہ اعلم۔ خلاصہ یہ کہ اکثر شرائط قصر صلوٰۃ و صوم متحد ہین چنانچہ
اجمالا اونکی جانب اشارہ کیا گیا اور تفصیل اونکی مباحث صلوٰۃ مین مذکور ہوتی ہے اور قصر صوم مین
یہ ایک شرط اور بعض علمانے زیادہ فرمائی کہ شب سے نیت سفر ہو اور اس مقام مین بڑا اختلاف ہے
اور اقوال علما اور احادیث ماثورہ نہایت مختلف ہین کہ جمع درمیان اونکی اور ترجیح دینا بعض کا بعض پر

نہایت متعسر ہے چنانچہ تفصیل اوسکی شرح زبدہ مین ذکر کی ہے اور دور نہین کہ اگر قبل زوال سفر
کرے تو قصر کرنا اظہر ہو خواہ شب سے نیت کیے ہو یا نکی ہو اور احوط یہ ہے کہ بعد زوال اگر سفر ہو بدون نیت
تو امساک بھی کرے اور قضا اوس روزہ کی بھی رکھے بلکہ خواہ نیت شب سے کی ہو یا نکی ہو اور سفر قبل
زوال ہو یا بعد زوال امساک بھی کرے اور پھر قضای صوم بھی کرے اور حما امکن شبکو نیت کرنا
اور قبل زوال سفر کرنیکو ترک نکرے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْاَحْكَامِ شرط پانچوین صحت
بدن ہے پس روزہ صحیح نہوگا اوس مریض کا کہ روزہ رکھنے مین اوسکے مضر ہو اور بنای ضرر نفس مریض پر ہے
اور قول طبیب حاذق و عارف پر اور ضابطہ اوسمین ظن حصول ضرر ہے جیسا کہ [illegible] مین گذرا
اور مریض پر بعد صحت قضای صوم واجب ہے اور اگر مریض قبل زوال آفتاب مرض سے نجات پاوے
گو روزہ رکھنے کی طاقت اوسے حاصل ہو اور کوئی مفطر استعمال مین نہ لایا ہو تو چاہیے کہ نیت صوم کرے
اور بقیہ روز مین روزہ رکھے وجوباً اگر قبل زوال مرض استعمال مفطر کر چکا ہو یا بعد زوال آفتاب
زوال مرض ہو ہر چند مفطر کا استعمال نکیا ہو تو اون دونوں صورتوں مین بقیہ روز مین اجتناب مفطرات کا
مستحب ہے اور قضا اوس روزہ کی ذمہ پر اوسکے واجب ہے شرط چھٹی طہارت حیض و نفاس سے ہے
اور صحت صوم مین اداء و قضاء یہ شرط معتبر ہے پس زن حائض و نفسا کو روزہ رکھنا صحیح نہین اگرچہ
ایک لحظہ بھی قبل غروب مشاہدہ خون کرے اور اسیطرح اگر بعد طلوع صبح زمانہ قلیل تک حائض یا نفسا
باقی رہے ہر چند بعد موقوف ہو جاے البتہ اگر بعد طلوع صبح صادق پاک ہو تو ترک مفطرات بقیہ روز مین
مستحب ہے لیکن یہ مجزی قضاے صوم سے نہوگا بلکہ قضا اوسکے ذمہ پر اوسکے واجب ہوگی اور زن حائض
و نفسا پر قضای روزہ واجب ہے نہ قضای نماز اور اگر عورت خون حیض یا نفاس سے شب کو پاک ہو غسل کرے

تو روزہ اوس روز کا اوسپر واجب ہوگا بلا اگر گنجایش غسل قبل طلوع صبح پائی اور پہر باوجود اوسکے روزہ
نرکہی تو عابر اقضا و کفارہ دونون اوسکی ذمہ پر واجب ہونگی اور زمان متیمانہ اگر اغسال واجبہ کو بجا لائے
اور روزہ رکہی تو روزہ اوسکا صحیح ہی اور اگر اغسال واجبہ نہ بجا لای تو روزہ اوسکا باطل ہوگا اور قضا
اوسر روزہ کی ذمہ پر اوسکے عاید ہوئے شرط ساتوین طہارت حدث جنابت سے ہی پس اگر جنب
عمداً اور اختیاراً شب کو ترک غسل کری تا اینکہ صبح صادق طالع ہو تو روزہ اوسکا باطل ہوگا اور قضا
اور کفارہ ذمہ پر اوسکی عاید ہوگا اور پوشیدہ نرہی کہ اکثر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عمداً البقا علی
الجنابت خاص ماہ مبارک رمضان میں موجب قضا و کفارہ ہے البتہ صحیحہ ابن سنان سے قضا ماہ صیام کا
بہی حکم معلوم ہوتا ہے اور اقسام صوم میں یہ شرط ثابت نہین پس بنابرین اگر کوئی شخص عمداً تمام شب
غسل نکری اور روزہ نذر یا سنتی رکہے تو وہ روزہ صحیح ہوگا لیکن بہتر و احوط یہ ہے کہ مطلق صوم واجب مین
خداشبکو ترک غسل کرے اور اگر اتفاقاً ایسا سرزد ہو تو اگر روزہ قضای موسع ہو تو اوسدن روزہ
نرکہی بلکہ اور دن رکہے اور یہی حکم نذر غیر معین ہے، اگر چہ اوس روز بہی روزہ رکہی اور عوض مین اوسکے اور دن
بہی روزہ رکہی البتہ روزہ سنتی مین اگر عمداً اشبکو ترک غسل کری تو ظاہراً کچہ مضایقہ نہین اور روزہ اوسکا
صحیح ہوگا اور اگر غسل سے عاجز ہو تو بدل غسل تیمم کری اور اول شب طلوع صبح مین متیمم ہو پس اگر
تیمم کرکی سو جائے اور کوئی حدث اوس سے سرزد ہو تو روزہ اوسکا باطل ہوگا مگر یہ کہ باوجود تحفظ
ایسا نیند کا غلبہ ہو کہ بی اختیار سو جائے کہ ظاہراً اوسمین روزہ اوسکا صحیح ہے اور اگر بعد طلوع صبح
سو جائے یا اور کوئی حدث مبطل تیمم اوس سے سرزد ہو تو ظاہراً روزہ اوسکا صحیح ہوگا اور احتیاج قضا
اور کفارہ نہو گی اور اسیطرح اگر بعد طلوع صبح بیدار ہو اور اپنے تئین جنب پائے تو روزہ اوسکا صحیح ہی

اور اگر ونکو سوتی حالت مین احتلام ہو یا بلا قصد کی انزال ہو تو بہی روزہ اوسکا باطل نہو گا بلکہ ونکو بقاء علی الجنابت اور تاخیر غسل مین جائز ہے اور مفطر صوم نہین اور اگر شبکو بیدار ہوا اور حصول جنابت سے مطلع ہو پہر باوجود اسکی سو جائے لیکن نیت غسل رکہتا ہو اور یہ جانتا ہو کہ قبل طلوع صبح بیدار ہو گا تو ظاہرا روزہ اوسکا صحیح ہے اور اگر عازم ترک غسل کا ہو عمداً یا یہ معلوم ہو کہ قبل طلوع صبح بیدار نہو گا اور باوجود اسکے غسل نکرے تو ظاہرا قضا و کفارہ دونوں اوسکی ذمہ پر عائد ہونگی اور اگر ذہول ہو نیت غسل سے تو قضا کرنا احوط ہے اور اگر متردد ہو غسل مین اور اوسکی ترک مین تو بہی ظاہرا قضا و کفارہ احوط ہو گا بلکہ دور نہین کہ اس شق اخیر مین قضا و کفارہ اظہر ہون اور اگر ایک مرتبہ بیدار ہوا اور جنابت پر مطلع ہو کی سو رہی اور پہر بیدار ہوا اور دوبارا سوئی تو بہی قضا بلکہ کفارہ بہی احوط ہے ہر چند عازم غسل ہو اور گمان بیداریکا قبل طلوع صبح رکہتا اور اگر عزم ترک غسل ہو یا گمان غالب عدم بیداری ہو تو دور نہین کہ لزوم قضا و کفارہ اظہر ہو بلکہ اس صورتمین بعید نہین کہ سونا حرام ہو اور اگر تیسری بار نوبت سونیکی پہونچے تو مشہور لزوم قضا و کفارہ ہے ہر چند قصد غسل ہو اور گمان بیداری کا بہی قبل طلوع صبح کی حاصل ہو اور بعض علما اس صورتمین بہی کفارہ کو لازم نہین جانتی اور جزم لزوم قضا و کفارہ پر باوجود عزم غسل و ظن انتباہ قبل طلوع کی مشکل ہے اور قول مشہور احوط ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور وجوب قضائے صوم مین بہی بلوغ شرط ہے جیساکہ وجوب صوم مین گذرا اور عقل بہی معتبر ہے پس نابالغ اور مجنون اور بیہوش اور مغمی علیہ پر قضا واجب نہو گی اور منجملہ شرائط قضا عدم کفر اصلی ہے پس جو روزہ کہ حالت کفر مین ترک ہوئی ہونگی قضا اونکے واجب نہو گی مگر الستہ مرتد پر قضا اون روزونکی جو حالت ارتداد مین فوت ہوتی ہین واجب ہے اور اسیطرح

قضا واجب ہوتی ہے حائض و نفسا پر بعد زوال عذر کے **باب تیسرا بیان نیت میں ہے**
اور نیت عبارت اوس قصد و ارادہ سے ہے کہ جو باعث صدور فعل ہو اور تلفظ زبانی اور اخطار بالبال کو
ظاہرا نیت میں کچھ دخل نہیں اور نیت شرط صوم ہے اور بدون نیت روزہ صحیح نہیں ہوتا خواہ واجب ہو
خواہ سنتی معین ہو یا غیر معین اور نیت روزہ ماہ مبارک رمضان میں فقط نیت وجوب قربت کافی ہے
اسطرح پر کہ کل روزہ رکہتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ بلکہ دور نہیں کہ فقط نیت قربت کافی ہو اور غیر ماہ
رمضان میں بعض علما نے فرمایا ہے کہ واجب ہے تعیین اسکی کہ یہ کونسا روزہ ہے قضا ہے یا نذر ہے یا کفارہ ہے
سنت ہے یا واجب ہے اور ظاہر اجر وہ میں التباس و اشتباہ کو دخل نہ ہو مثل نذر معین یا قضائے مضیق کے
تو اوسمیں کچھ تعیین کی ضرورت نہیں اور فقط نیت قربت کافی ہی اور وقت نیت ماہ صیام اور نذر
معین میں اول شب سے طلوع صبح تک ممتد رہتا ہے پس اگر عمداً نیت نکری تا اینکہ صبح طالع ہو تو روزہ اوسکا
باطل ہے اور اگر نیت کو سہو کری یا رؤیت ثابت ہو اور قبل زوال یاد آئی یا معلوم ہو کہ یہ روزہ
ماہ رمضان کی ہی اور رؤیت ہلال ثابت ہو جاوے اور کسی مفطر کا استعمال نکیا ہو تو تجدید نیت کرے
اور روزہ رکہنے ظاہرا حاجت قضا نہیں اور اگر مفطر استعمال مین لایا ہو یا بعد زوال یاد آئے یا اوس روز کا
ماہ صیام سے ہونا بعد زوال ثابت ہو تو وہ روزہ صحیح نہ ہوگا اور قضا اوسکے ذمہ پر اوسکی واجب ہے اور روزہ
غیر معین میں مثل روزہ قضای موسع اور نذر مطلق کے وقت نیت اول شب سے تا بزوال ہے اور ابن جنید
علیہ الرحمہ نے بعد زوال سے بہی تجویز کیا ہی اور احوط یہ ہی کہ حتی الوسع نیت میں زوال سے تاخیر نکرے
اور اگر اتفاقاً ایسا واقع ہو تو پہر اوسی روزہ پر اکتفا نکریں بلکہ اور دن بہی روزہ رکہیں اور اوس روز بہی
افطار نکریں البتہ روزہ سنتی میں بعد عصر اور آخر روز تک بہی نیت ہو سکتی ہے علی الاظہر اور ہر روز کی نیت جدا

زنجا

کرنا چاہتے مگر ماہ مبارک رمضان مین البتہ ضرور نہین کہ ایک نیت اول ماہ مین کافی ہو ہر چند کہ بہتر ہے
کہ اکتفا ایک نیت پر اول ماہ مین نکری اور ہر روزہ مین تجدید نیت کری اور جائز نہین روزہ یوم الشک
اس نیت سے کہ یہ ذرماہ مبارک رمضان ہی ہے بلکہ اگر کوئی شخص روزہ اس نیت سے رکھے تو وہ باطل ہے اگرچہ
ظاہر ہو کہ وہ روز ماہ صیام سے تھا بلکہ قضا اوسکی ذمہ پر اوس شخص کے عاید ہوگے البتہ بنیت سنتی سے
روزہ یوم الشک کو رکھ سکتا ہے اور اگر رویت ثابت ہو تو وہی روزہ سنتی صوم واجب سے کافی ہو جائے گا
علی الاظہر اور اگر یوم الشک قبل زوال رویت ثابت ہو اور کسی مفطر کا استعمال نکیا ہو تو تجدید نیت کری
اور روزہ رکھی بہ نیت وجوب اور قضا اوسکی ذمہ پر اوسکی عاید نہوگی اور اگر بعد [illegible] معلوم ہو تو باقی
روز مین ترک مفطرات کرنا مستحب ہے البتہ قضا اوس روزہ کی ذمہ پر عائد ہوگے اور اگر روزہ سنتی رکھا ہو اور قبل زوال
رویت ثابت ہو تو نیت وجوب کرے اور بعض علمانے فرمایا ہے کہ اگر بعد زوال بھی ثابت ہو تو بھی تجدید نیت
کر سکتا ہے اور اول الشہر واحوط ہی اور اگر یوم الشک اور کوئی روزہ واجب رکھے مثل روزہ قضا یا نذر کے
تو وہ روزہ صحیح ہوگا بلکہ بنابر قول بعض علما وہ روزہ ماہ صیام کے روزون مین محسوب ہوگا البتہ اوس
روزہ کی عوض ایک اور روزہ رکھنا بعد ماہ صیام لازم ہوگا بلکہ صاحب مدارک نی اس قول پر اجماع
نقل کیا ہے اور یہ خالی قوت سے نہین ہر چند کہ اول احوط ہے اور حکم نیت کا آخر روز تک باقی رکھنا
واجب ہے یعنی کوئی نیت منافی نیت اول نکری **باب چوتھا** بیان احکام افطار و مفطرات مین ہی
پوشیدہ نرہے کہ اکثر علمانے مفطرات کی دو قسمین کی ہین ایک وہ کہ موجب قضا و کفارہ ہوتی ہین
دوسرے وہ کہ جو موجب فقط قضا کے ہوتی ہین اور لزوم قضا و کفارہ یا روزہ ماہ صیام مین ہوتا ہے یا نذر معین
وغیرہ مین یا صوم اعتکاف مین جب وہ واجب ہو یا قضای ماہ رمضان مین اگر بعد زوال افطار کری

maablib.org

اور ظاہر اوسمین اختلاف نظر سے نہین گذرا اگر شق اخیر مین ابن ابی عقیل نے اختلاف کیا ہی اور قول
اونکا شاذ ہے اور تفصیل مفطرات یہ ہی قسم پہلی یعنی وہ چیزین کہ موجب قضا و کفارہ ہوتی ہین
نزدیک بعض علما اور وہ کئی ہین اکہنا اوس چیز کا کہ جو ماکولات عادیہ سے مثل روٹی وغیرہ کے ۲ پینا اوس
چیز کا کہ مشروبات معتاد سی ہو مثل پانی وغیرہ کی اور مفطر ہونا ان دونو قسمونکا قطعی ہے جبکہ استعمال ہو مع
معتاد ہے ہو اور اجماع محقق اور احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ سے ثابت ہے اور مدار معتاد و غیر معتاد
عرف اور کثرت استعمال ہے پس جس چیز کا شاذ و نادر استعمال ہو وہ معتاد نہین ہو سکتے اور بعید نہین
کہ ایک شہر مین مستعمل ہونے سے داخل معتاد مین ہو جاے گو بہ نسبت اوس شہر کی بہی کہ جس مین اوسکا استعمال
نہوتا ہو مثل پان اور تنباکو کے اور احتمال ہے کہ بہ نسبت ہر قوم کی حکم جدا ہو اور بعض چیزین بہ نسبت
بعض کے معتاد قرار دی جائین اور بہ نسبت بعض معتاد ہون اور بنا برین پان یا تنباکو بہ نسبت
اہل ہند کے معتاد ہو گا اور بہ نسبت عرب یا عجم کی معتاد نہ ہو گا اور اول احوط ہے پس اگر کوئی
شخص ویسی چیز استعمال کری کہ جو اوسکی شہر مین مشروبات یا ماکولات عادیہ مین داخل ہو لیکن ثابت یہ
ہو کہ کسی شہر مین یہ ماکولات و مشروبات عادیہ مین معدود ہے تو اوسے اپنے نسبت بہی احتیاطاً
معتاد قرار دی خلاصہ یہ کہ آم یا کیلا یا اسطرح کی چیزین کہ اہل ہند مین یا کسے اور شہر کی لوگو نمین
خاص ماکول عادی ہو تو وہ بہ نسبت غیر اوس شہر کی بہی علی الاحوط بلکہ علی الاظہر مفطر ہون اور قبیل معتاد مین قرار دی
جائین اور شرط استعمال مین اوسکے تعمد ہی پس اگر سہواً استعمال ہو تو مفطر صوم نہو گا اور اسیطرح اگر
بجبر استعمال کری ۳ ج استعمال کرنا غیر معتاد کا دہن سے اسطرح پر کہ وہ حلق تک پہونچی موجب قضا
و کفارہ علی الاظہر پس اگر کوئی شخص مٹی یا خاک یا راکہ یا پتے یا غبار یا دخان یا انجار خواہ غلیظ ہو یا لطیف عمداً

اور اختیاراً استعمال کرے تو قضا و کفارہ اوسکے ذمہ پر عاید ہوگا بلکہ ظاہر یہی حکم ہے اوس چیز کا کہ
اوسے علاج کے لئے جہت فم سے داخل جوف کرے جیسا کہ بعض لوگ اخراج بلغم و رطوبت جوف کے لئے
کپڑا نگلتے ہیں پس ہر چند کہ بعد نگلجانی کے پہر اوس کپڑے کا اخراج سبہے کر لیں اور جوف میں باقی نہ رہے
تو بہی قضا و کفارہ علی الاحوط بلکہ علی الاظہر عاید ہوگا ۴ استعمال معتاد غیر فم سے مثل اسکے کہ پانی
ناک یا کان سے جوف میں پہونچاے کہ اسکا بہی مفطر ہونا دور نہیں کہ علی الاحوط بلکہ علی الاظہر
ثابت ہو ۵ غیر معتاد کا پہونچانا جوف میں غیر جہت فم سے مثل اوسکے کہ دہوان یا غبار یا کوئی
اور چیز غیر معتاد کان سے یا ناک سے مثلاً حلق میں پہونچائے تو قضا و کفارہ اوسکے ذمہ پر علی الاحوط
لازم ہوگا اور ظاہر یہی حکم ہے اگر کوئی شخص اثنای [illegible] میں شکم پر چاکو لگاے اور وہ داخل جوف ہو
یا ہیہ کو تیل کہ جسکا خاصہ یہ ہے کہ جب ایکطرف جسم کے لگایا جاتا ہے تو دوسری جانب از خود خارج
ہوتا ہے شکم پر لگائیں اور تجربہ سے معلوم کریں کہ باطن شکم میں خارج ہوا ہوگا تو قضا و کفارہ علی الاحوط
لازم ہوگا اور جو کچھ بقیہ غذا کا دانتوں میں رہجاتا ہے مثل ریشوں وغیرہ کے اگر کوئی شخص روزہ میں اوسے
نگل جاوے تو ظاہر قضا و کفارہ اوسکے ذمہ پر عائد ہوگا اور شیخ علیہ الرحمہ اسصورت میں قائل افطار نہیں
اور قول شیخ نہایت ضعیف ہے اور بنا بر بعض علما کے قضا فقط لازم ہوگی اور کفارہ دینا ضرور نہیں
اور یہی بوجہ ہے اور اگر کہانا کہانی کے اثنا میں معلوم ہو کہ صبح طالع ہوی تو فوراً ترک غذا کرے
اور اگر بعد اطلاع کچہ تناول کریگا تو روزہ اوسکا باطل ہے اور قضا و کفارہ ذمہ پر اوسکے عائد ہوگا اور
اگر روزہ افطار کرے اور پہر یہ گمان کرے کہ میں روزہ سے نہیں ہوں کچہ کہائی یا کچہ پئے تو بنا بر قول
بعض علما کے جے بار مفطر کو استعمال کیا ہے اوسیقدر کفارہ اوسکے ذمہ پر عائد ہوگا اور ظاہر یہ ہے

کہ مکرر استعمال کرنی سے مفطر کے قضا و کفارہ مکرر نہوگا البتہ اگر وطی مکرر واقع ہو تو کفارہ کا بھی مکرر کر دینا
احوط ہی اور اگر کوئی چیز ناکمین ڈالی اور حلق تک پہونچے تو بھی قضا و کفارہ علی الاحوط لازم ہوگا و
انزال کمر با روزہ مین وطی فی القبل سے ہو یا وطی فی الدبر سے اور وطی انسان سے ہو یا وطی حیوان سے ہو
یا استمنا سے جماع قبل زنین گو انزال نہو ح وطی دبر زنین ہر چند انزال نہو ط دخول مرد سے ہر چند
انزال نہوی وطی حیوانات علی الاحوط اور اس شق اخیر مین سقوط کفارہ بھی محتمل ہے گو بہتر یہی ہی
کہ قضا و کفارہ دونو کری اور یہ جب ہی کہ جب انزال نہو ورنہ درصورت انزال ظاہر اقضا و کفارہ
دونو لازم ہونگے جیسا کہ سابق مین گذرا اور پوشیدہ نہ رہے کہ حکم فاعل اور مفعول متحد ہے خواہ مفعول عورت ہو
یا مرد اور یہی حکم ہے کہ اگر جماع کری باوجود [illegible] تا ہو کہ اسقدر شب نہین ہی تا کہ قبل طلوع فجر غسل سے فارغ
ہو جاوی گا اور اگر گمان ہو کہ شب باقی ہی اور یہ سمجھ کے مشغول جماع ہوا اور بعد اوسکی ظاہر ہو کہ گمان
اوسکا غلط ہے پس اگر تفحص کر چکا تھا اور آثار سے معلوم ہوا تھا کہ اسقدر شب باقی ہی کہ جماع و غسل کے
گنجائش قبل طلوع صبح کے ہو جاویگی تو روزہ اوسکا صحیح ہی اور قضا و کفارہ ذمہ پر اوسکے عائد نہوگا
اور اگر ملاحظہ وقت مین تقصیر و کمی کے ہو تو قضا اوسپر عائد ہوگی بلکہ کفارہ بھی علی الاحوط اور اسیطرح
قضا و کفارہ لازم ہے اگر طلوع صبح ہوا اور وہ جماع مین مشغول رہے اور ترک جماع نکری باوجودیکہ
گمان تھا رشب اوسے حاصل ہو لیکن ملاحظہ وقت مین تفریط کے ہو پس قضا و کفارہ بھی علی الاحوط
لازم ہوگا اور اگر لحاظ و مراعات وقت کر چکا ہو اور گمان تھا رشب بھی رکھتا ہو تو قضا و کفارہ کچہ اوسکے
ذمہ پر عائد نہ ہوگا اور اگر عورت رضا و رغبت سے اطاعت مرد کرے اور دونو یا جو کچہ قائم مقام
اوسکی ہو مرد سے نزدیکی کری تو اوس عورت کا بھی روزہ باطل ہے اور ہر ایک پر قضا و کفارہ عائد ہوگا بلکہ ہر ایک پر

له اور وطی اموات کی [illegible] اکثر علماء مین [illegible] لیکن اوسکا [illegible] اور دونون قضا و کفارہ [illegible] منہ

انہیں مستحق تعزیر ہوگا اور پچیس کوڑے اوسکے لگائے جاوینگے اور اگر مرد بجبر جماع کرے تو ظاہراً روزہ زن صحیح ہے
اور قضا ذمہ زن پر عائد نہوگی البتہ مرد اپنی روزہ کی قضا کرے اور کفارہ بھی دیوے بلکہ کفارہ زن بھی
اوسکے ذمہ پر عائد ہوگا اور تعزیر مین پچاس کوڑے نصف حد زنا اوسپر لگائے جاوینگے اور اگر زن اجنبیہ
سے بجبر زنا کرے تو بھی تحمل اوسکے کفارہ کا احوط ہے یا استمنا یا بالید یا بملاعبہ ہے اور پوشیدہ نرہے کہ مفطر استمنا مع الانزال ہے
اور فقط استمنا بدون انزال استمنا حرام ہے اور ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر دست بازی اپنی عورت سے
کرے اور انزال ہو تو کچہ اوسکے ذمہ پر عائد نہوگا لیکن بسبب ارسال سند روایت مین ضعف ہے
ہر چند کہ مؤید اوسکے اصل برائت ہے و کیفما کان اگر عادت سے یا اور قرائن سے [illegible] کہ استمنا سے انزال
ہو جائیگا اور پہر باوجود اوسکے استمنا کرے اور انزال [illegible] کفارہ علی الاظہر عائد ہوگا ورنہ روزہ صحیح ہے
ہر چند کہ قضا و کفارہ مطلقاً مستحب بلکہ احوط ہے یب ۱۲ غبار کا پہونچانا حلق مین خواہ غبار ماکول ہو جو
مثل آٹے کے یا غیر ماکول مثل خاک اور غلیظ ہو یا غیر غلیظ اور یہی حکم ہے دخان و بخار کا علی الاظہر اور تفصیل
اس مسئلہ کے ہمنے متن متین مین لکہی ہے اور اگر بدون اختیار اور بے آگاہی کے بلع کرے تو کچہ اوس
پر عائد ہوگا یج ۱۳ جنب رہنا طلوع صبح صادق تک عمداً ید ۱۴ سو رہنا جنب کا بدون نیت غسل صبح تک یہ ۱۵
تیسری بار سونا جنب کا طلوع صبح تک گو نیت غسل بہی رکہتا ہو کہ مثلاً نیت غسل کرکے سو رہے پہر بیدار ہو
اور پہر سو رہے اور دوبارہ بیدار ہو اور پہر سو رہے تیسری دفعہ تا آنکہ صبح طلوع کرے اور یہ اخیر کے مسئلے سابق مین
مع فتوی کے مذکور ہوئے قسم دوسری بیان مین اون چیزونکی کہ بنابر بعض علما وہ فقط موجب قضا ہین
اول دوسری مرتبہ سونا جنب کا بہ نیت غسل طلوع صبح تک باین طور کہ پہلی سونے کے بعد اوسکے بیدار ہو پہر بہ نیت غسل کرکے
دوبارہ سو رہے تا آنکہ صبح طالع ہو اگر پہلی ہی مرتبہ سو رہے تو کچہ اوسپر عائد نہو اور تفصیل مسئلہ سابق مین گذرے

دوسری قی کرنا اگر عمداً ہو بلکہ دور نہیں کہ عمداً قی کرنا موجب کفارہ بھی ہو اور یہی مقتضائے احتیاط ہے
اور تحریم قی اجماعی ہے اور اگر بے اختیار قے آجائے تو روزہ باطل نہوگا **تیسری** انزال ہونا بسبب دیکھنے عورت
نامحرم کے اور ظاہر یہ ہے کہ اگر عادت وغیرہ سے معلوم ہو کہ عورت کے دیکھنے سے انزال ہو جائیگا اور پھر باوجود اسکے عورت کو
دیکھے اور انزال ہو تو قضا و کفارہ دونو اوسکے ذمہ پر عائد ہونگی ورنہ روزہ اوسکا صحیح ہے اور حاجت قضا کی
نہیں **چوتھی** احتقان اور دواؤں کا ہے کہ مایع اور روان ہوں بلکہ کفارہ بھی احوط ہے **پانچوین** پانی کا
حلق مین پہونچانا بایںطور کہ کلی کری یا ناک مین پانی ڈالی اور وہ حلق تک پہونچی اور وضو نماز نہو یا دوا یا ازالہ
نجاست مقصود نہو مگر کفارہ بھی احوط ہے ہرچند کہ اگر تقصیر صائم کے جانب سے نہو اور تحفظ بخوبی حلقمین
پانی پہونچنے سے کیا ہو تو مستحب قضا ہے [illegible] قضا کا مطلقاً ترک نکرنا احوط ہے اور روزہ دار کو
مبالغہ مضمضہ و استنشاق مین مکروہ ہے **چھٹے** عمداً اوسکو ترک نیت کرنا اور ظاہرا اگر کفارہ بھی اسمین لازم ہو
تو بعید نہیں **ساتوین** ارتماس ہے اور مراد ارتماس سے یہی کہ تمام سر پانی مین داخل کرے ہرچند
اور بدن اوسکا خارج پانی سے بھی ہو اور ارتماس مین بڑا اختلاف ہے بعض مکروہ جانتے ہین اور بعض حرام اور بعض فقط
موجب قضا جانتے ہین اور بعض موجب قضا و کفارہ اور دور نہیں کہ قول آخر احوط بلکہ اظہر ہو واللہ اعلم
آٹھوین اتہام کرنا اور کسی امر نہی کا نسبت کرنا از راہ دروغ جناب باری یا جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ
یا ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی جانب اور اس مسئلہ مین بھی اختلاف ہے لیکن لزوم قضا بلکہ کفارہ احوط بلکہ اظہر ہے
نوین کہانا یا پینا یا اور کسی مفطر کا استعمال مین لانا بعد طلوع صبح گمان بقائے شب سے بدون ملاحظہ وقت
باوجود اختیار کے خواہ کسی نے اوسے خبر دی ہو بقائے شب کے یا یہ کہ مطلع کیا ہو عدم بقائے شب سے اور باوجود اسکے
اوسنے مخبر کو کاذب جانکے اعتماد اوسکے خبر پر نکیا ہو ہر طور قضا بلکہ کفارہ بھی علی الاحوط اوسکی فرض ہے

عائد ہوگا خصوصاً جب کہ دو عادل اوسے خبر دین کہ صبح طالع ہوئے اور شب باقی نہین رہی اور وہ
اونکی کلام پر اعتماد نکری اور مرتکب استعمال مفطر بخیال بقاء شب ہو دسوین استعمال کرنا مفطر کا قبل
غروب بسبب تاریکی کے یا تقلید غیر کے بلکہ اس صورت مین مسئلہ اولی سے زیادہ دغدغہ ہے پس جہانتک ممکن
قضا و کفارہ کو ترک نکرین البتہ اکثر احادیث معتبرہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر ظن متاخم للیقین غروب کا
حاصل ہوا اور اوسپر اعتماد کرکے افطار کرے اور پہر خلاف اوسکے ظاہر ہو تو روزہ اوسکا صحیح ہے
اور یہ خالی قوت سے نہین مگر جہانتک ممکن تحصیل علم و یقین کرے اور اگر تعویل ظن پر کرکے اور پہر خلاف اوسکے
ظاہر ہو تو قضای صوم بجالائے بلکہ کفارہ بہی احوط ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ [illegible] تتمہ چونتین ہے
کہ بعض عمومات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قضا [illegible] تو لازم ہین فساد صوم کو پس جب کہ کسی
چیز سے افطار صوم ثابت ہو تو لازم [illegible] کرنا فقط قضا کا بدون کفارہ کے مشکل ہے اس لئے کہ جسطرح
مناط لزوم قضا فساد صوم پر ہے اوسیطرح مدار لزوم کفارہ بہی فساد صوم پر ہے پس بعد ثبوت
افطار فساد صوم لازم ہوتا ایک کا اونمین سے بدون دوسرے کی محل کلام ہے بالجملہ جب روزہ باطل ہوگا
تو قضا و کفارہ دونو علی الاحوط بلکہ علی الاظہر عائد ہونگے اور جس مقام مین حکم قضا کا احتیاطاً ہوگا
اوس مقام پر حکم کفارہ بہی احتیاطاً کیا جائے گا البتہ اگر کسی مقام پر عدم فساد صوم راجح ہو
اور فی الجملہ دغدغہ بطلان بہی پایا جائے تو ایسے مقام پر اگر فقط قضا عائد کرین اور بخیال نفی
عسر و حرج کفارہ ساقط کرین تو کچہ مضائقہ نہین اور تفصیل اسکی شرح زبدہ مین مذکور ہے
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کفارہ مکرر ہوتا ہے تکرار افساد سے دو نومین یعنے اگر دو روزون مین
افساد کرے تو ہر روزہ کی عوض مین کفارہ عائد ہوگا بدون اشکال و تامل کے اور اگر ایک دن

متعدد مفطرات کا استعمال ہو خواہ ایک جنس سے ہوں مثل اسکے کہ دو بار کہانا کہاوی یا دو جنس سے
اسطرح پر کہ ایک دفعہ کہانا کہاوی اور ایک دفعہ پانی پی تو ظاہرا ایک ہی کفارہ عائد ہوگا اور ہر ایک مفطر کے
عوض جداگانہ کفارہ قرار نہ دیا جائیگا البتہ اگر تکرار وطی ہو تو بنا بر قول علم الہدی علیہ الرحمہ کے تکرار کفارہ ہے
واجب ہے اور یہ قول احوط ہے اور اگر ایکبار مفطر کا استعمال کرکے اوسکا کفارہ دیدی اور پہر دوسرے مفطر کو
عمل میں لائی تو بہی علی الاظہر واجب ہوگا اور جو لوگ کہ قائل ہیں تکرار کفارہ کے بسبب تکرار استعمال مفطر کی اونکی نزدیک
واجب ہوگا [illegible] مفطرات [illegible] شخص [illegible] بہی کہ جو روزہ اپنا بسبب استعمال مفطر کے فاسد
اگر [illegible] رجحان اجتناب بقیہ یوم میں محتمل ہے اور اگر
کوئی شخص [illegible] دہن [illegible] بشرطیکہ وہ لعاب دہن دہن سے جدا نہوا ہو
اگرچہ زبان کے ساتھ دہن سے خارج ہوا ہو البتہ اگر لعاب دہن غیر بلع کری تو ظاہرا روزہ اوسکا باطل ہوگا
اور بنا بر بعض علما فقط قضا اوسپر عائد ہوگی لیکن لزوم کفارہ بہی احوط بلکہ اظہر ہے اور اگر رطوبت
دماغی بلع کری مثل بلغم کے تو بہی روزہ باطل نہیں ہوگا [illegible] دہن میں آگیا ہو اور قادر اوسکے اخراج
پر ہو البتہ اگر خارج دہن سے بلع کری تو روزہ اوسکا باطل ہوگا اور بعض علما قائل اسکے ہیں کہ جب
فضای دہن میں آجای اور قادر اوسکے اخراج پر ہو اور باوجود اسکے اوسے بلع کری تو روزہ اوسکا
باطل ہوگا اور یہ احوط ہے اور اگر نخاعہ غیر کو بلع کری تو فساد صوم اظہر ہے اور جراحت میں
دوا ڈالنا اسطرح سے کہ جوف میں پہونچی اور عورت کا پانی میں بیٹھنا ہے بعض علما کے نزدیک
مفطر ہے اور مزید احتیاط لزوم قضا و کفارہ میں ہے اور مختار احتمال میں اس مسئلہ کی سابق میں
مذکور ہوا اور کفارۂ روزہ ماہ مبارک رمضان آزاد کرنا بندہ کا ہے یا دو مہینے پی در پے

روزہ رکھنا یا ساٹھہ مسکینونکو کھانا کھلانا اور علما مین اختلاف ہے کہ تخییر ہے ان تینون صنفون مین
تاکہ جسے چاہے عمل مین لاے ہرچند کہ دوسرے صنف پر قادر ہو یا ترتیب ہے باین طور کہ مقدم بندہ آزاد
کرنا ہے اور اگر اوسپر قادر نہو تو پھر روزہ رکھے اور اگر اوسپر بھی قادر نہو تو ساٹھہ مسکینونکو کھانا کھلاے
اور اگر بالفرض باوجود قادر ہونیکے صنف اول پر صنف ثانی یا ثالث پر عمل کرے اور علی ہذا القیاس
تو براءت ذمہ کفارہ سے حاصل نہو قول اول اشہر و اظہر ہے اور قول ثانی ابن ابی عقیل کا ہے
اور ضعیف ہے ہرچند کہ مزید احتیاط اوسے مین ہے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ آیا پے در پے دو مہینے
روزہ رکھنے مین شرط یہ ہی کہ سب روزہ پے د[illegible] واقع ہون یا یہ کہ ایک مہ[illegible]کا روزہ دوسرے
مہینے سے ہے اگر متصل واقع کرے تو تتابع متحقق [illegible] اور باقی روزونکا بتفریق ادا کرنا
صحیح ہوگا ظاہراً قول ثانی خالی رجحان سے نہین ہے پس بنا برعلیہ اگر ایکدن اور ایک مہینہ روزہ
رکھے تو جائز ہے کہ باقی روزہ متفرق بجا لائے اور اگر بعد اوس مقدار مذکور کے روزہ نہ رکھے تو فقط
باقی روزے رکھنا لازم ہونگے اور از سر نو سب روزہ رکھنا ضرور نہین البتہ اگر اوس مقدار مذکور
مین ہے تفریق کرے مثلاً فقط پندرہ ۱۵ یا بیس ۲۰ دن روزہ رکھے یا مہینہ بھر اور بعد اوسکے روزہ نہ رکھے
تو پھر باقی روزونکا رکھنا کافی نہوگا بلکہ از سر نو سب روزون کا بجا لانا واجب و لازم ہوگا
واللہ یعلم اور اگر روزہ مین کسی حرام چیز کا استعمال کرے مثلاً شراب پی یا زنا کرے
یا مال حرام کھاے تو ظاہراً تینون صنفین کفارہ کے ذمہ پر اوسکے عائد ہونگے اور کفارہ روزہ
عہد مثل کفارہ ماہ مبارک رمضان ہے اور کفارہ نذر روزہ مطلقاً دو نہین کہ مثل کفارہ یمین ہو
لیکن احوط یہ ہے کہ کفارہ نذر بھی مثل کفارہ روزہ ماہ رمضان کے بجا لائے اور کفارہ روزہ قضاے

ماہ رمضان کا طعام دس مسکینوں کا ہے یا تین روزے رکھنا اور اگر کوئی شخص حلال جانکے روزہ ماہ
رمضان کا عمداً اور اختیاراً ترک کرے تو وہ مرتد ہے اور قطعاً حکم اوسکے نجاست اور قتل کا
کیا جائیگا اگر مسلمان زادہ ہو ورنہ احکام مرتد ملی اوسپر جاری کیے جاینگے اور اگر ترک صوم
حلال نہ جانتا ہو اور پھر باوجود اسکے روزہ نہ رکھے تو دو بار اوسے تعزیر دین اور اگر باوصف اسکے
پھر باز نہ آئے تو تیسری بار اوسے قتل کریں اور بنا بر قول بعض علما تین بار تعزیر دین گے اور چوتھے مرتبہ
قتل کریں ... قطع حصول برائت ذمہ مین
بار ... بیان مکروہات مین ہے اور وہ کئی چیز
آب ... مین ڈالنا کہ جو حلق تک نہ پہونچے
... سمین دغدغہ افطار ہوگا ۳ ج
بوسہ لینا اور دست بازی کرنا عورت سے اوس شخص کیلئے کہ اوسکے منی بسبب تقبیل و ملاعبہ حرکت میں آئے
۴ سرمہ لگانا آنکھہ مین خصوصاً جبکہ اوسمین مشک یا صبر یعنے ایلوا ہو ۵ فصد لینا اور حجامت کرانا
یعنے پچھنے لگانا جبکہ باعث ضعف ہو ۶ استشمام ریاحین کرنا بالخصوص نرگس کا سونگہنا ۷ دانت توڑنا
بنا بر روایت عمار بن موسے کے ۸ حقنہ بالجامد یعنے شیاف کرنا اور ہر چند کہ اشہر بلکہ اظہر کراہت ہے
لیکن چونکہ عموم صحیح بزنطی سے عدم جواز مطلق احتقان مستفاد ہوتا ہے پس حتی الامکان اجتناب کرنا
استعمال شیاف سے بہتر و احوط ہے ۹ تر کپڑا روزہ میں پہننا ۱۰ سفر کرنا ماہ صیام مین
قبل تئیس ۲۳ دن گذرنے کے مگر کسی ضرورت شرعی کے لئے مثل حج وغیرہ کے یا ۱۱ عورت کا
پانی مین بیٹھنا علی الاشہر الاظہر ۱۲ شعر پڑھنا ہر چند مشتمل مضمون حق ہو مثل مدح و مراثی اہلبیت علیہم السلام کے

یا مرثیہ خامس آل عبا علیہ الآف التحیہ والثنا کی اور کراہت خاص روزہ سی نہیں بلکہ اگر شبکو بھی
پڑہی ماہ صیام مین تو ظاہر اگروہ ہوگا بہر کیف بعض روایات معتبرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مطلق شعر پڑہنا
ماہ مبارک رمضان مین خواہ دنکو ہو یا شب کو مکروہ ہے اور مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ اگر بسبب عذر
شرعی کی کوئی شخص ماہ صیام مین روزہ بہی نرکہی تو بہی اوسی شعر کا پڑہنا مکروہ ہوگا اور مناط کراہت
شعر تخییل پر ہنین جیسا کہ محدث کاشانی نے تخیل کیا ہی بلکہ مدار اوسکا وزن پر ہی پس جو کلام کہ موزون ہو
اور عرف مین اوسی شعر کہین وہ مکروہ ہی نہ کلام مخیل غیر موزون کہ بحسب عرف عرب اور جمہور
شعرای عرب وعجم کے اوس پر اطلاق شعر کا [illegible] کلام مخیل غیر موزون
پر بہی ہوتا ہے لیکن مناط احکام عرف عام ہے نہ عرف [illegible] تخییل اس مسئلہ کے بہی شرح زبدہ
اور تحفۃ الواعظین مین ذکر کئے ہی واللّٰہ اعلم باب چہارم بیان بعض مستحبات مین ہے
پہلی کثرت تلاوت قرآن مجید چنانچہ خطبہ نبویہ مین ہے کہ جس شخص نے ایک آیت تلاوت کی ماہ صیام مین
پس گویا کہ اوسنے ختم قرآن کیا غیر ماہ صیام مین دوسری کثرت دعا و تسبیح و استغفار تیسری
صلہ رحم بجالانا چوتہی صدقہ دینا پانچوین روزہ دار کا روزہ کہلوانا ہرچند کہ ایک ٹکری سے
خرما کے بہی ممکن ہو اور بعض روایات معتبرہ سی مستفاد ہوتا ہے کہ ثواب روزہ کہلوانیکا ایک برادر
مومن کے مثل ثواب ایک بندہ آزاد کرنیکے ہے اولاد حضرت اسمعیل ذبیح اللہ سی چہٹے سحر کو
کچھ تناول کرنا ہرچند کہ ایک جرعہ آب سے ہو بالخصوص روزہ واجب مین ساتوین قریب طلوع
صبح کے واقع کرنا ماہ صیام مین بنا بر روایت زبدہ ثابت ہی لیکن کسی حدیث مین احادیث معتبرہ امامیہ سے
یہ مضمون نظر مین نہین آیا لیکن بعض روایات سی استنباط اسکا ممکن ہی علاوہ یہ کہ معمول علما ہے تسامح ادلہ سنن

واداب مین آٹھوین خرما یا میویز یا رطب یا حلوا یا دودہ یا اور کسی شیرینی سے یا آب خالص سے
افطار کرنا نوین افطار کا نماز مغرب سے موخر واقع کرنا مگر یہ کہ کوئی شخص منتظر اسکے افطار کا ہو یا حضور قلب
بسبب افطار عدم خلل واقع ہو اور بخوبی تمام اداب وارکان نماز کو ادا نکر سکے دسوین نزدیکی زن کرنا اول
شب ماہ مبارک رمضان نہین گیا ہو گیارہوین احیاء شب قدر کرنا اور تعیین شب قدر مین اختلاف ہے
لیکن اجماع تین شبون سے خارج نہین یعنے شب نوزدہم و شب بست و یکم و بست و سوم سے اور دو نہین کہ بست و یکم و بست و سوم شب قدر
ہو لیکن احوط یہ ہے کہ کسی شب مین ان تینون شبون سے ترک احیاء عبادت نکرے بارہوین سورہ عنکبوت
او [illegible] نا [illegible] صادق علیہ السلام سے روایت کی
کہ [illegible] ہے پس بخدا وہ اہل جنت سے ہے اور ا
حکم سے کسی شخص کو مین استثنا نہین [illegible] ہے کہ خدا یا نہین اس حکم کے گنہگار ہون اسلئے
کہ ان دونو سورون کا بڑا رتبہ ہے جناب اقدس الہی کے نزدیک تیرہوین اعتکاف کرنا خصوصاً دہہ آخر ماہ
صیام مین چودہوین التزام کرنا نوافل کے بجالانے کا پندرہوین بوقت افطار دعا پڑہنا
اور دعائین وقت افطار کے بہت ہین ابو بصیر سے ماثور ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
ہر شب کو ماہ صیام مین وقت افطار کے یہ دعا پڑہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنَا فَصُمْنَا وَرَزَقَنَا فَاَفْطَرْنَا
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنَّا وَاَعِنَّا عَلَیْهِ وَسَلِّمْنَا فِیْهِ وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا فِیْ یُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِیَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ قَضٰی عَنَّا یَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
اور روایت سکونی سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب افطار کرتے تھے
تو یہ دعا پڑہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا ذَهَبَ الظَّمَاُ
وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَبَقِیَ الْاَجْرُ اور روایت میمون قداح مین ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام

وقت افطار یہ دعا پڑھتے تھے بسم اللہ اللھم لک صمنا و علیٰ رزقک افطرنا فتقبل منا انک انت السمیع
العلیم اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ماثور ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ روزہ رکھے
اور بوقت افطار کہے یا عظیم یا عظیم انت الٰہی لا الٰہ غیرک اغفر لی الذنب العظیم
انہ لا یغفر الذنب العظیم الا العظیم مگر یہ کہ وہ شخص گناہ سے اسطرح پاک و پاکیزہ ہو جاوے
کہ جیسا روز ولادت پاک و پاکیزہ تھا اور مستحبات بہت ہیں کہ احصا اونکا اس رسالہ مختصر میں نہایت
[illegible] اور پوشیدہ نہ رہے کہ اگر مومن کو [illegible] آجاوے [illegible] یا شدت عطش
[illegible]
[illegible] ین
باب ساتوان بیان
بقیہ احکام ماہ صیام میں ہے پوشیدہ نہ رہے [illegible] میں عمداً اور اختیاراً تاخیر کرنا اوس سال سے
جایز نہیں کہ جسمین وہ روزہ فوت ہوا ہو اور روایت سعد بن سعد شاذ ہے اور مستحب ہے تعجیل کرنا
قضای صوم میں ہر چند کہ اگر ذی الحجہ میں ہو اور وہ روایت کہ جو ماثور ہے حضرت امیر علیہ السلام سے
خلاف اجماع ہے اور معارض ہے صحیحہ حلبی اور روایت عبد الرحمان بن ابی عبد اللہ سے اور اگر
تاخیر کرے قضا میں تا اینکہ ماہ مبارک رمضان آئندہ داخل ہو اور کوئی عذر شرعی باعث ترک
نہ ہوا ہو تو باوجود قضا فدیہ بھی واجب ہو گا اور مقدار فدیہ میں اختلاف ہے بعض روایات سے
ثابت ہوتا ہے کہ مقدار فدیہ ایک مد ہے اور بعض روایات سے دو مد ثابت ہوتے ہیں اور اول
اشہر ہے اور ثانی مختار شیخ علیہ الرحمہ ہے اور دور نہیں کہ دو مد محمول استحباب پر ہوں کیف ما کان
اوسط اور احوط یہ ہے کہ فدیہ میں دو مد دے اور اگر عزم قضا رکھتا ہو لیکن مریض ہو جاوے

پس اگر اسقدر ماہ صیام مین قبل ماہ صیام آیندہ کی صحت پائی کہ اوسمین گنجائش اون روزونکی گنتی کی ہو کہ جو
ماہ سابق مین فوت ہوئی ہین اور باوجود اسکی قضا نکی تو بھی قضا کرنا اور فدیہ دینا احوط بلکہ اظہر
ہی اور اگر مرض ایک ماہ رمضان سے دوسرے ماہ رمضان تک مستمر رہی تو بنابر بعض علما کے فقط فدیہ دینا کافی ہے
اور بعض قائل ایسکے ہین کہ فقط قضا کری حاجت فدیہ نہین اور قول بعض سے جمع قضا و فدیہ مستفاد
ہوتی ہی اور دور نہین کہ قول اول اظہر ہو لیکن قول ثانی احوط ہی اور قول ثالث مین بدرجہ احتیاط ہی اور اگر بعد
مرض سے نجات نہ پائی اور اوسی مین انتقال کری ظاہراً قضا وغیرہ کی اوسکی جانب سے احتیاج نہین اور یہی حکم
حائض کا [illegible] بقدر قضا گنجائش رہی ہو اور
مرض یا حیض سے نجات حاصل ہو [illegible] کے تقصیر و تفریط کری تو البتہ قضا اوسکی جانب سے لازم ہی
اور صحیحہ ابو مریم ہی تفصیل ثابت ہوتی ہی [illegible] وہ صاحب مال ہو تو مال سے اوسکی عوضمین ہر روزہ کہ جو اوس سے فوت
ہوا ہی ایک مد فدیہ دین اور اگر مالدار نہو تو ولی اوسکا اوسکی جانب سے قضا کری اور اگر صورت تمول ہر قضا و فدیہ
جمع کیجائے تو اولی اور احوط ہی اور اگر کوئی شخص قادر قضا پر ہو اور باوجود اسکے تفریط کری اور اوسمین انتقال کرے
قبل قضا کرنیکی تو البتہ قضا واجب ہو اوسکی اور میت کے ولی پر خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت علی الاحوط اور بنا بر مشہور ولی
بڑا بیٹا ہی اور اگر بڑا بیٹا نہو تو دور نہین کہ بیٹون مین سے جسکا سن زیادہ ہو وہ متکفل قضا ہو گو کہ ولایت اوسکے محل تامل و اشکال ہے
اور اگر وہ بھی نہون تو اور عشیرہ مرد مین سے جو بزرگ ہو از راہ سن کے اور اگر وہ بھی نہو تو جو سب سے سیدت عورت ہو وارث ہو اور تو نہین کہ جو وارث
میت کے کہتی ہین پس وہ متکفل قضاے صوم ہون بنا بر بعض علما کی اور یہ احوط ہے اور اگر ولی متعدد ہون اور کوئی ان مین
اولی بالمیراث نہو تو باہم بنا مصالحہ پر کرین کچھ روزے ایک ولی رکھی اور باقی دوسرا اور ایک روزہ ہو اور وہ متعدد ہون
تو دور نہین کہ بطور واجب کفائی وہ روزہ اوپر واجب ہو اور ایک کی بجا لانے سے دوسرا بری الذمہ ہو

اور اگر کوئی شخص بہ نیت قربت وہ روزہ میت کا بعد اسکے رکہیں تو بہتر اور اچھا ہی اور جس شخص نے وقت نذر لے پر قضا واجب ہوا وہ خود سوا اور رکہی

بلکہ اور کسیکو بطور اجارہ روزہ رکہنی کی لئے قرار دے تو کچہ مضایقہ نہیں بنابر قول بعض علما کی اور چونکہ بعض صوم و صلوٰۃ میت کے بر ذمہ

تبرع موجب برات ذمہ میت کے اور سقوط وجوب کے ولی سی ہی ہوتے تا ابن البتہ روزہ رکہنا اور غیر لوگوں کا تسقط وجوب میت ہو برات ذمہ میت

ولی ہو جائیگا اور اجرت بہی اوسپر دینا جائز ہی اسلئے کہ منع اجرت دینے سی اعمال آخرہ پر ثابت نہیں مگر چند مقامات

منصوصہ مین اور اصل بہی موید مطلوب ہے واللہ اعلم اور ظاہر ترتیب و تتابع قضا صوم مین واجب نہین البتہ پے در پے

روزہ قضا کے بجا لانا مستحب و بہتر ہی اور جس شخص کے ذمہ پر قضای ماہ رمضان عاید ہوں پہ روزہ سنتی رکہنا اوسی مختلف فیہ ہے

اور اگر سنتے روزہ رکہنا [illegible] بہی اوسط بلکہ اظہر عدم

جواز ہی واللہ اعلم اور اگر روزہ سنتی رکہے تو اوسکی شر[illegible] وسکا واجب ہونا اور اختیار روز مین

افطار کرنا اوسکا جائز ہی ولیکن عدم ترک مستحب ہے خصوصا بعد [illegible]ن اور اگر نذر کری روزہ رکہنا کسی خاص دن

یا ایام معین اور وہ اتفاقا اوس سفر مین واقع ہو کہ جس مین قصر واجب تا ہوئے یا مرض مین تو افطار کرے اور پہر بعد زوال عذر کے اوسکی

قضا کری اور اسیطرح اگر عید ماہ رمضان یا عید ضحی یا ایام تشریق مین واقع ہو اور جس شخص پر کہ صوم ذہن بسبب

نذر کی واجب ہون اور قضای ماہ رمضان اوسکی ذمہ پر عاید ہون تو قضای ماہ صیام کو مقدم رکہی اور تا ہنگام قضا جو روزہ

صیام منذورہ سی ترک ہونگی عوض مین اونکی قضا و کفارہ عاید ہوگا اور جو روزہ کہ اونمین پے در پے بجا لانا

شرط ہی اگر بسبب کسی عذر شرعی کے منقطع ہو جائین تو کچہ مضایقہ نہین بعد ارتفاع مانع کو باقی بجا لاوی

اور اگر بدون عذر ترک کری تو البتہ از سر نو بجا لانا چاہئے مگر جس شخص پر کہ دو مہینے کے روزہ پے در پے واجب ہون

کہ وہ البتہ اگر ایک مہینا کامل اور ایکدن بہی دوسری مہینے سی روزہ رکہے گا تو ظاہر اکافی ہی گو مابقی مین تفریق ہے

واقع کری جیسا کہ سابق مین گذرا اور جس شخص پر روزہ دو مہینے کے واجب ہوں اوسی جایز نہین کہ ایسے مہینے مین روزہ رکہنا شروع کرے

شروع کری کہ ایک مہینا اور ایکدن نہ رکھ سکی مثل ماہ شعبان کی اور اگر دو مہینے پے در پے روزہ نہ رکھ سکے
تو اٹھارہ روزہ رکھے یا حسب قدر بہم پہونچی اوسقدر صدقہ دی اور اگر روزہ پر قادر نہ ہو تو استغفار کری اور احوط
مرد پیر یا زن پیر بسبب زیادہ پیرانہ سالی کے روزہ رکھنے سے عاجز ہوں اور اسیطرح کوئی شخص عطش سے ہو اور شدت
عطش کے اوسپر غالب ہو کہ امید صحت و بہبودی کی مفقود ہو تو وہ افطار کریں اور صدقہ دیں عوض ہر روزہ
ایک مد اور بعض روایات سے دو مد ثابت ہوتی ہیں اور ظاہر ایک مد کافی ہی اور روایت محمد بن مسلم دو مد ہیں کہ محمول
استحباب ہو اور اگر شیخ و شیخہ پھر قادر [illegible] ذمہ پر عائد ہو گا یا نہیں دو نہیں کہ عدم
قضا [illegible] صحت سے ہو
تو قطع [illegible]
افطار کری اور فدیہ کچھ واجب [illegible] سالی مثل مریض کے اور بعض کہتے ہیں کہ فدیہ دے اور بعد زوال
مانع واجب قضا نہیں [illegible] ظاہر قول اخیر [illegible] کہ اگر [illegible] العطاش یا صحت
اور قادر قضا پر ہو تو قضا کرنا اوسپر واجب ہے یا نہیں ظاہر او وجوب قضا ثابت نہیں لیکن احوط ہے خصوصاً جبکہ پہلے سے
مرجو الزوال ہو اور اگر عورت حاملہ ہو اور زمانہ وضع حمل قریب ہو یا لڑکے کو دودھ پلاتی ہو اور دودھ کم ہو اور روزہ
مضر ہو اوسکی حق میں تو افطار کری اور عوض ہر روزہ کے ایک مد فدیہ دی اور بعد ارتفاع مانع قضا کری اور جو شخص کہ
بسبب عذر شرعی کی ماہ رمضان میں قضا کرتی تو ادمی بہی کہاتی اور پانی سیر ہو کر پینا اور جماع کرنا دونو مکروہ ہے
اور اگر مسافر زوجہ حاضرہ سی اپنے جماع کری اونکو بجبر و اکراہ تو اوسپر کفارہ ورنہ زوجہ کا عائد ہو گا اور چونکہ وہ خود
مسافر ہے تو اسسبب سے خود اوسپر کفارہ عائد نہیں اور نہ حاجت قضا کے ہی اور اگر بعد افطار سفر کری قبل زوال باختیار
تو کفارہ اوسکے ذمہ سے ساقط نہو گا اور اسیطرح اگر باضطرار سفر کری تو بنابر بعض کے کفارہ ساقط نہو گا

اور یہ قول ما

اور یہ جو ظاہر ہی اور اسیطرح فرض صوم کسی اور وجہ شرعی سے ساقط ہو مثل حیض و نفاس و جنون وغیرہ کے
اسلیے کہ قبل عروض مانع شرعی وہ مکلف بصوم تھا اور اوس نے عمداً ترک کیا پس چاہیے کہ قضا و کفارہ ذمہ پر اوسکے
عائد ہو اور یہی اصح ہی واللہ اعلم۔ **باب آٹھوان بیان ثبوت ماہ رمضان مین** پوشیدہ نرہے کہ ماہ مبارک ثابت ہوتا ہے
مشاہدہ ہلال ماہ صیام سے پس جو شخص کہ مشاہدہ ہلال کرے تو اوس پر روزہ واجب ہوگا ہر چند تنہا مشاہدہ کرے اور غیر شخص کو بھی اوسکے
قول پر اعتماد واجب ہے اگر قول اوسکا مفید یقین ہوا ورنہ نہین کہ اس قول پر عمل محقق کا صحیح ہو اور گواہی
دو عادل گواہ ... قول اونکا مفید
... یقین ہو اور اسکے
مثبت ہلال ہونے مین کسیطرح کا شک و شبہ نہین ... رویت مطلق ثابت نہین
اور اسیطرح اور امارات ظنیہ پر کہ جو منصوص نہین اور نہ استنباط جواز اونکا نص سے ہو سکی یا منع عنہ اعتماد
کرنا جائز نہین پس بنا بر این اگر قواعد نجومیہ وغیرہ سے بعد رویت ہلال ثابت ہو تو اوس پر اعتماد جائز نہوگا اور اسیطرح شرعاً اعتماد
جائز نہین اوس گھڑی پر کہ جیسے بعض حکمای فرنگ نے ایجاد کیا ہے اور بالفعل بعض بلاد ہند مین اوسنے شیوع پایا ہے اور بعض
لوگ گمان کرتے ہین کہ اسمین ہلال کا عدد مصنوع مطابق ہلال حقیقی کے طلوع و افول کرتے ہے البتہ اگر متعدد گھڑیان ہون
اور سب مین رویت ہلال ہو اور قراین و آثار سے ثابت ہو جاوے کہ رویت اونکی مطابق رویت واقعی واقع ہوتی ہے تو دور نہین کہ شرعاً
بھی اعتماد جائز ہو بالجملہ مدار حصول یقین پر ہے واللہ اعلم۔ اور تیس دن ماہ شعبان گذرنیکے بعد بھی ہلال ماہ رمضان ثابت ہوتا ہے
ہر چند مشاہدہ مین نہ آئی اور کسیطرح حال طلوع بھی نسنے اور جو شہر کہ باہم قریب ہین مثل لکھنو اور کانپور یا فیض آباد کے اگر
ایک شہر مین رویت ہلال واقع ہو تو وہ نسبت دوسرے شہر کے بھی مثبت ہلال ہوگی بخلاف بلاد متباعدہ کے کہ اونمین یہ حکم جاری نہوگا
مثل نجف اور عرب و عجم کے اور بعید نہین کہ مدار مختلف المطالع و متحد المطالع پر ہو اور تحقیق اسکی با تمام تفصیل محمد سید مرتضی ذکر کرینگے

اور اگر اول شعبان معلوم نہو تو ماہ رجب کے بھی تیس ۳۰ دن قرار دین اور ماہ شعبان کی بہے او تفحص ہلال ماہ رمضان بنابر مشہور مستحب

اور ابن عقیل قائل وجوب ہوے ہین اوسپر جہان تک ممکن ہو ترک نکرنا چاہیے اور دعا کا پڑہنا بوقت رویت ہلال ماہ رمضان بنابر اشہر واظہر مستحب ہے

او قول بوجوب شاذ ہی اور وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَكَ وَقَدَّرَ مَنَازِلَكَ وَجَعَلَكَ مَوَاقِیْتَ لِلنَّاسِ اَللّٰهُمَّ

اَهِلَّهُ عَلَیْنَا اِهْلَالًا مُبَارَكًا اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالْیَقِیْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالْبِرِّ وَ

التَّقْوٰی وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اور جس شخص نے مشاہدہ ہلال کیا ہو اوسپر روزہ رکہنا واجب ہے گو تنہا دیکہا ہو

اور شہادت اوسکی حاکم شرع کے نزدیک رد ہو اور اگر وہ شخص یہ گمان کرے کہ شہادت میری حاکم شرع کی نزدیک

رد ہوگی تو نا[illegible] تو شاید بعض روایات کے

بنجم ماہ صیام گذشتہ کو اول ماہ صیام حال قرار د[illegible] یہ حکم چار برس تک جاری رہتا ہے اور سال پنجم کی تاریخ ول

چہٹے روز کو سال کبیسہ ہو تو سے قرار دین اور تعویل اس مجمل کلام کی تفصیل البتہ اوسکے قرائن پر ہے کہ اسکے متعلقات ہو کے تعیین علم وتدقیق ہو جاتا ہے

تو بہتر یہ طریقہ حکاو غیرہ او سپر عمل اور اعتماد کرنے مین نہین مگر نہ بدون اسکے محتمل ہے کہ امثال روایات مذکورہ مثل احتمال استحباب

یا تقیہ پر ہون وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاَحْكَامِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْبَدْءِ وَالْخِتَامِ رَبَّنَا

لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا

اَوْ اَخْطَاْنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ الْاَطْیَابِ مَدَی

الْاَحْقَابِ وَفَرَغَ عَنْ تَسْوِیْدِهَا مُؤَلِّفُهَا الْمُذْنِبُ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَرَسَ مُهْجَتَهُمَا عَنْ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

تمت

مومنین کو مومنین پر واضح ہو کہ جس تفصیل فوائد بہر رسائل چہپکر تیار ہوتی ہین اگر مطلوب ہون سید عابد علی کتب فروش ساکن

لکہنؤ گنج سی طلب فرماوین از فتاوای جناب مستطاب العلماء ظلہ جناب مرشد المومنین الی احکام الدین علی حسین ... و ... روایات بر مشاتمہ و غیرہ تالیفات

... عنوان کتب اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ ... مؤلف جناب سید علی اکبر صاحب ... عنوان باب ... ساکن

کتبہ السید ناظر حسین حرسہ اللہ
عن کل الشین
فقط

اشهد ان امیر المؤمنین و امام المتقین علیا ولی الله

لله الحمد [illegible] رساله شریفه و مجاله منیفه و افاده دقیقه و افاضه

رشیقه عالی [illegible] احسن القاب وحید العصر فرید الدهر عالم مؤتمن حاج

مولوی [illegible] دامت ایام افاداته شاگرد رشید جناب

[illegible]

[illegible] افاضاته لا سعه [illegible] بین [illegible] ولایت

برداران [illegible] یا یاسین و رجوع این سوال مرزا حسن شیعیان اخباری

مؤلف تحفة العوام کے

تقریظ جناب علامۂ دوران فہامۂ زمان مجتہد العصر مولانا سید علی محمد صاحب مدظلہ کی

تقریر دلپذیر و تحریر بے نظیر فضائل آب | این رساله شریفه | کما لا یخفی علی الناس حقائق پناه دقائق آگاه

افضل مؤتمن حاج مولوی سید ابوالحسن احسن الله الیه و حفظه بالفرائض لدیه ہمارے علما کے خط [illegible] فقط حرره بیمناه

الوازره خادم الشریعة الطیبة الطاهرة علی ابن محمد فی کتابه بهاتی الآخر [illegible] لکهنو

سید علی محمد

علی مع الحق و الحق مع علی

در مطبع حسینی اثنا عشری باهتمام میر عابد علی دفتر اشتخانه طبع شد

انشاء الله عنقریب کتاب بحر المصائب جلد دوم طبع میشود